عاصم حفیظ

پاکستانی میڈیا کا ''اپریل فول'' اور ہمارا ثقافتی فقدان

پاکستانی قوم کو مبارک ہو کہ اور کسی نے منایا ہو یا نہ منایا ہو، ملک کے روشن خیال اور روایت ساز میڈیا نے خوب دھوم دھڑکے سے ''اپریل فول'' نامی تہوار منایا ہے۔ ملک کے بڑے میڈیا نیٹ ورک ''اے آر وائی نیوز'' اور ''نیو چینل'' کی جانب سے کرکٹ ورلڈ کپ سیمی فائنل کے حوالے سے جھوٹی خبریں چلائی گئیں اور بعد ازاں انہیں اپریل فول قرار دے دیا گیا۔ گویا میڈیا لوگوں کو یہ یاد کرانے میں کامیاب رہا کہ آج ایک اپریل فول نامی تہوار بھی ہے۔ اسے کہتے ہیں توجہ مبذول کرانا۔ کہیں کوئی بھول نہ جائے۔ کسی قوم میں من پسند روایات اور رسوم و رواج کس طرح پروان چڑھائے جاتے ہیں یہ تو کوئی پاکستانی میڈیا سے ہی سیکھے۔ ہر مغربی و بھارتی تہوار، ثقافتی تقریب کو روشن خیالی کے نام پر اپنا لیا جاتا ہے۔ ویلنٹائن ڈے، نیو ائیر نائیٹ اور ایسے کئی تہوار اور دن ہیں کہ جو میڈیا نے ملک میں اہم بنا دیئے ہیں۔ ویسے تو اب ہماری حکومت اور ریاستی ادارے بھی لبرل و سیکولرازم کے جھنڈے کی سربلندی کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ کر سرگرمیاں دیکھا رہے ہیں۔ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک صوبے نے ہندو تہوار کی عام تعطیل کی۔ اقلیتوں کے حقوق سے کسی کو انکار نہیں لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ان کی عبادات میں گھس کر ہی اظہار کیا جائے۔ پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین جناب بلاول بھٹو زرداری ہر سال ہولی کی تقریب پر اپنی اس خواہش کا اظہار ضرور کرتے ہیں کہ ملک کا صدر کسی غیر مسلم کو بنایا جائے۔ اب تو کئی حلقے اس بات کا اظہار کرنے لگے ہیں کہ جتنی محنت اور وسائل ہمارے حکومتی ادارے، ریاستی مشینری، این جی اوز، میڈیا اور دیگر روشن خیال طبقے ملک کو سیکولر اور لبرل بنانے پر خرچ کر رہے ہیں اس کا بہترین حل یہ ہے کہ فوری طور پر ملک کو کسی مغربی ریاست کا صوبہ وغیرہ قرار دیکر وہیں کہ رسوم و رواج اور قوانین نافذ کر دیئے جائیں۔ تاکہ ایک دم سے وہ منزل حاصل ہو جائے کہ جس کے لئے یہ سب طبقات دن رات محنت میں مصروف ہیں۔ سنا تو یہی ہے کہ کوئی بھی قوم اپنی رسوم و رواج اور روایات سے ہی پہچانی جاتی ہے لیکن ہمارے ہاں تو چلن ہی الگ ہے۔ یہاں اپنی دینی، سماجی اور ثقافتی رسوم و رواج اور روایات کو پروان چڑھانے کی بجائے ہر کوئی دوسروں کی رسومات میں گھسنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ شائد اتنے زور و شور سے تو یہ سب تہوار وہاں بھی نہ منائے جاتے ہوں گے کہ جن کی تقلید میں ہمارے ہاں منائے جاتے ہیں۔ اسے کہتے ہیں ثقافتی اور سماجی بحران۔ ہماری قومی شناخت اور ثقافتی پہچان تو جیسے مٹ ہی چکی ہے۔

شائد ہمارے پاس اب کچھ بھی نہیں، نہ اپنی ثقافت، نہ اپنے تہوار، نہ اپنی رسومات، نہ اپنی روایات۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں!